Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ — جمعرات ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ، ۲ تبلیغ ۱۳۶۸ہش، ۲ فروری ۱۹۸۹ء — نمبر ۲۹

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں کی اور کمزوریوں کی جڑھ ہے۔ ہمارے دوستوں کو لازم ہے کہ مالکِ حقیقی کی رضا میں اوقاتِ عزیز بسر کرنے کی ہر وقت کوشش کریں۔ حاصل یہی ہے۔ ورنہ آج چل دینے اور پچاس سال کے بعد کوچ کر جاتے میں کیا فرق ہے۔ جو آج چاند و سورج ہے وہی اس دن ہو گا۔ جو انسان نافع اور خدا تعالیٰ کے دین کا خادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور (لوگوں کے شر۔ ناقل) کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۲۰۱)

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میرے لیے دعا کریں کہ میرے اولاد ہو جائے۔ آپ نے فرمایا:

" استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اسکی دستگیری کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۲۰۹)

" اب آپ غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لیے جسکے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں بلکہ فنا ہو جانے والی ہے۔ پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابدالآباد کیلئے رہنے والی ہے۔ دو چار دن میں کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کردے اور ہمارا ایمان ہے کہ اسکے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ (دینِ حق۔ ناقل) نے ایسا خدا پیش ہی نہیں کیا جو مثلاً آریوں کے پیش کردہ پرمیشر کی طرح نہ کسی رُوح (جیو) کو پیدا کر سکے نہ مادہ کو اور نہ اپنے طلبگاروں کو اور صادقوں کو سچی شانتی اور ابدی مکتی دے سکے۔ نہیں۔ بلکہ (دینِ حق۔ ناقل) نے وہ خدا پیش کیا ہے جو اپنی قدرتوں اور طاقتوں میں بے نظیر اور لاشریک خدا ہے۔ مگر ہاں اس کا قانون یہی ہے کہ ہر ایک کام ایک ترتیب اور تدریج سے ہوتا ہے۔ اس لیے صبر اور حسنِ ظن سے اگر کام نہ لیا جائے تو کامیابی مشکل ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر آسمان پر پہنچا دیتے تھے۔ میں نے کہا کہ تم غلطی کرتے ہو خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے۔ اگر ایک مکان میں فرش کرنے لگو تو پہلے ضروری ہو گا کہ اس میں کوئی حصہ قابلِ مرمت ہو تو اس کی مرمت کرنی پڑیگی۔ اور جہاں جہاں گندگی اور ناپاکی پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کو فینائل وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے۔ غرض بہت سی تدبیروں اور حیلوں کے بعد وہ اس قابل ہو گا کہ اسمیں فرش بچھایا جائے۔ اسی طرح پر انسان کا دل اس سے پیشتر کہ خدا تعالیٰ کے رہنے کے قابل ہو وہ شیطان کا تخت ہے اور سلطنتِ شیطان میں ہے۔ اب دوسری سلطنت کے لیے اس شیطانی سلطنت کا قلع قمع ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۲۲۸-۲۲۹)

اخبار احمدیہ

جماعت کے ایک جیّد عالم اور سکالر جناب مولانا غلام باری سیف صاحب پر اکتوبر ۱۹۸۸ء میں دل کا شدید حملہ ہوا تھا جس پر وہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل رہے اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں معجزانہ طور پر شدت بیماری سے محفوظ رکھا۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق دل کی خون کی نالیوں میں رکاوٹ کے تعین کے لئے ANGIOGRAPHY کروانے پر معلوم ہوا کہ تین ARTERIES بہت زیادہ متاثر ہیں اور اس کے سوا چارہ نہیں کہ دل کا آپریشن کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۸ر جنوری ۱۹۸۹ء کو بائی پاس آپریشن کامیابی کے ساتھ ہو گیا اور تازہ اطلاع کے مطابق آپ ہسپتال سے فارغ ہو کر اپنی قیام گاہ میں تشریف لے آئے ہیں اور ان کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے اور دن بدن صحت بہتر ہو رہی ہے۔ تاہم قدرتی طور پر آپریشن کے بعد کی کمزوری کے باعث اور کئی احتیاطوں کی بناء پر نارمل کارکردگی کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ جملہ احباب کی خدمت میں ان کی طرف سے پیغام محبت پہنچاتے ہوئے دعا کی درخواست عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور اس پرانے خادم سلسلہ کو کامل صحت عطا فرمائے

★ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فہیم الدین ارشد صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام "سلمانہ سحر" تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کی نواسی اور مکرم چوہدری علم دین صاحب نمبردار آف چنیوٹ حال محلہ دارالنصر غربی کی پوتی ہے۔ نومولودہ کو والدین نے تحریک وقف نو کے تحت وقف کر دیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا کرے۔ نیک اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

★ خاکسار کے تایا مکرم ماسٹر محمد انور چوہان (پنجابی شاعر) عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ صحت اس قدر گر گئی ہے کہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے ان کی کامل شفایابی کے لئے پرخلوص دعاؤں کی درخواست ہے اللہ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(عرفان احمد ندیم۔ رحمت وسطی ربوہ)

★ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب سابق مینیجر الفضل حال مقیم امریکہ، گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے ایم ایس اختر ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۲ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۲ فروری ۱۹۸۹ء

ہم سب کے کرنے کا کام

نہ خود بخود نیکی پھیلتی ہے اور نہ خود بخود بدی کا وجود مٹتا ہے۔ دونوں کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اور کوشش بھی اجتماعی۔ سب کو مل جل کر نیکیوں کو پھیلانے کی ضرورت ہے اور سب کو مل جل کر ہی بدیوں کو جڑ سے اکھیڑنے کی مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو انفرادی نیکیاں موجود ہونے کے باوجود معاشرہ صحت مند نہ کہلا سکے گا اور بدی کو تو اور پنپنے کا موقعہ مل جائے گا۔ ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ اجتماعی کام کرنے کے لئے بھی یہ لازمی امر ہے کہ انفرادی طور پر بھی کوشش کی جائے اور چھوٹے سے چھوٹے حلقہ میں کام کرنے کو بھی غیر اہم نہ سمجھا جائے۔ بات اپنے گھر سے شروع کی جائے تو وہاں بھی انفرادی کوشش کی بھی ضرورت ہے اور اجتماعی کی بھی یعنی ماں اور باپ بھی کوشش کریں اور پھر سارے بہن بھائی بھی ان کا ساتھ دیں۔ بعض اوقات ماں باپ کی کوششیں اس لئے رائیگاں ہو جاتی ہیں کہ کوئی ایک بھائی اپنے دوسرے بھائیوں کو بُرے نمونے کے ساتھ برائی میں دھکیل دیتا ہے۔ پس جب تک ماں اور باپ اور بہن بھائی سب کے سب مل کر گھر میں نیکی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہاں نیکی قائم نہیں۔ اور بدی کے پھلنے پھولنے کا امکان موجود رہتا ہے۔ اسی طرح محلہ میں اور شہر میں۔ محلہ کا ہر فرد اگر ہر فرد کا نگہبان ہو جائے اور صحیح طریق پر نیکیوں کو رواج دینے کی کوشش کرے تو یقیناً محلہ پاک صاف ہو جائے گا۔

بدی کو روکنے کے لئے بھی اگر لوگ آنکھیں کھول کر رکھیں تو اس کے آغاز ہی سے اس کو ختم کر سکتے ہیں۔ بڑھنے دیں تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس کا روکنا اور اس کا مقابلہ کرنا ناممکن العمل ہو جائے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ اپنے خطبات میں اس بات کی طرف توجہ مبذول فرما رہے ہیں کہ نیکیوں کو پھیلانے کے لئے گھر سے بات شروع کر کے محلہ اور شہروں تک پہنچائی جائے اور اس طرح بدی کو روکنے کے لئے منظم طریق پر کام کیا جائے۔ دراصل دونوں باتوں کے لئے تنظیم کی ضرورت ہے اس لئے کہ نظام اور اجتماعیت سے نیکیاں پھلتی پھولتی ہیں اور بدی کا سر کچلا جاتا ہے۔ ہم چاہے کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں یہ ہمارے کرنے کا کام ہے اور اس کام کے کرنے ہی سے ہم آرام و سکون کی زندگی بسر کر سکتے ہیں نیکی کو بڑھائیں اور بدی کو دبائیں۔

دُور کھڑے ہیں دیکھ رہا ہوں کچھ بہکانے والے لوگ
جن کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں آنے جانے والے لوگ
سستی شہرت پر مرتے ہیں جیسے بھی ہو جو بھی ہو
جھوٹی قسمیں کھا جاتے ہیں قسمیں کھانے والے لوگ

——— ابوالاقبال

◎

میں کہوں کس سے کہ مَیں نے کیا کیا
جو کیا مَیں نے بہت اچھا کیا

ہے مرا مسجود ربّ دو جہاں
مَیں نے کب اغیار کو سجدہ کیا

مجھ کو اس کی مَے پرستی ہے عزیز
مَیں نے اس کے نام پر نشّہ کیا

بارہا لوٹائی اس نے میری جاں
مَیں نے اس سے بارہا سودا کیا

رونمائی کا نہیں ہے شوق تو
میرے دل میں شوق کیوں پیدا کیا

نام لیتے ہیں مرا بھی تیرے ساتھ
اپنی خاطر مجھ کو بھی رُسوا کیا

لے کے چٹکی میں متاعِ دل مری
مجھ کو کس کس چیز کا شیدا کیا

مَیں نے سو کر بھی تجھے رکھا ہے یاد
جاگتے۔ تو وِرد ہی تیرا کیا

کٹ گیا وہ ہاتھ جو مجھ پہ اٹھا
مَیں نے میلی آنکھ کو چلتا کیا

ہے نسیمؔ اللہ تیرے ساتھ ساتھ
تُو نے کس بِرتے پہ یہ دعویٰ کیا

——— نسیمؔ سیفی ———

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والوں بچوں کو وقفِ نو میں پیش کریں ——— (وکیل الدیوان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک گھرانے کا مستقبل

ہمارے معاشرے میں اقتصادی دشواریاں اس وقت پیش آتی ہیں۔ جب اکثر لوگ اپنی بساط سے بڑھ کر اپنی ضروریات زندگی کو پھیلا دیتے ہیں۔ حالانکہ ضروریات زندگی کو محدود کر لینا اپنے بس کی بات ہوتی ہے اور اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ضروریات کو خواہ مخواہ بڑھا لینے سے بے شمار پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ بات مانتے ہوئے بھی اپنی چادر سے باہر پاؤں پھیلانے میں ذرا بھی تامل نہیں کیا جاتا۔

ہمارے معاشرے میں بسا اوقات تصنع کو زیادہ دخل ہوتا ہے۔ اور اس تصنع کے پس منظر میں نمائش اور نمود کا جذبہ کام کر رہا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ جذبہ ہے جو گھرانوں کی تباہی کا موجب بن جاتا ہے۔ مختلف لوگوں کے معیار زندگی میں ایک بین تنوع موجود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف لوگوں کی آمدنی میں کافی فرق ہے اور اکثر لوگ آمدنی پر اپنا معیار زندگی قائم کرتے ہیں لیکن یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ سوسائٹی میں نمائشی جذبے کی خاطر بعض لوگ متموّل لوگوں کی ریس کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایسا کرنے سے ان کا معیار بلند ہو جائے گا۔ ایک شخص نے محض اس لئے کار خریدی کہ اس کے فلاں دوست یا مدمقابل نے گاڑی خریدی تھی۔ حالانکہ اس کے ذرائع بہت ہی محدود تھے۔ یہاں تک کہ گاڑی کھڑا کرنے کے لئے بھی اس کے پاس جگہ نہیں تھی۔ ظاہر ہے کہ اس اقدام سے اس کو بے حد پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اس سلسلے میں اس نے اپنے تمام زیورات فروخت کر دیئے۔

اگر ذرائع محدود ہیں، آمدنی کم ہے تو دوسرے لوگوں کی نگاہوں میں اپنے آپ کو بڑا بنانے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم قرضہ اٹھا کر اپنی حیثیت کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ سب سے پہلے اپنی آمدنی اور خرچ پر نگاہ ڈالنی ہوگی۔ اگر آمدنی زیادہ ہو تو پھر بھی .... سامان تعیش بہم پہنچانا اسراف کی مد میں داخل ہوتا ہے۔ وہی روپیہ جو عیش و عشرت پر صرف کیا جائے بہرحال ضائع ہوتا ہے اگر اسے بچا لیا جائے اور سادہ زندگی کو ترجیح دی جائے تو بالآخر ہمارے لئے انتہائی اطمینان کا باعث ہوگا اور وقت ضرورت کام آئیگا۔

دوسرا موقع رسوم کا ہے۔ جب کہ محدود آمدنی رکھنے والے لوگ بھی نام و نمود کے لئے بے وجہ روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ شادی مرگ اور اس قسم کی دوسری رسوم کے موقع پر بے دریغ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اور اس میں بھی وہی نمائشی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے برادری میں اپنی ناک اونچی رکھنے کے لئے سب کچھ کیا جاتا ہے ورنہ خدا کے احکام کے مطابق یہ سب باتیں محض اسراف میں شامل ہیں۔ اور اسراف کرنے والے۔ خدا کا قرب کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ آمدنی خواہ کتنی ہی قلیل ہو۔ لیکن بیاہ شادی وغیرہ پر ضرور اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ کیا جائے گا۔ اور اس موقع پر ۹۹ فیصدی لوگ قرضہ کے زیر بار ہو کر ان رسوم کو ادا کرتے ہیں۔ ممکن ہے رسم ادا کرتے وقت شائد ایک جھوٹی تسکین ہو جاتی ہے۔ لیکن اس شخص کے دل سے پوچھا جائے جو ان رسوم پر خرچ کیا ہوا روپیہ قرض کے حساب عمر بھر ادا کرتا رہتا ہے اور اکثر اوقات آخر میں ذلیل و خوار بھی ہو جاتا ہے ان رسوم کو ترک کرنا ایک آدمی کا کام نہیں۔ لیکن اگر ایک ایک کر کے۔ انہیں ترک کیا جائے تو شائد دوسرے لوگ نقش قدم پر چلنے میں تامل نہیں کریں گے کیونکہ ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ ان رسوم کی وجہ سے ان کا کچومر نکل جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی مخالفت نہیں کرتے۔ برادری کیا کہے گی، یہ ایک ایسا سوال ہے جو ابھی تک حل ہونے میں نہیں آیا۔ حالانکہ یہ سوال بے معنی اور محض نمائشی جذبے کا حامل ہے۔

تیسرا موقع ہماری روزمرّہ زندگی کا ہے اور یہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ چھوٹے چھوٹے اخراجات عام طور پر پریشانی کا باعث ہوتے ہیں اور اگر ہم اپنے چوبیس گھنٹوں کو اپنے بس میں کر لیں تو پھر برسوں کی فکر ذائل ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے کہ کہ پیسے کی فکر کرلو۔ روپیہ اپنی فکر آپ کرے گا۔ ہر گھرانے کے بجٹ میں کھانے پینے، لباس، بچوں کی تعلیم اور مکان کا کرایہ (اگر اپنا مکان نہیں) اخراجات کی سب سے بڑی مدیں ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے فالتو اخراجات تصور کیا جاتا ہے۔ گاڑی رکھنا۔ اعلےٰ لباس زیب تن کرنا۔ تفریحات سے لطف اندوز ہونا۔ پہاڑ پر جانا۔ ضرورت سے زیادہ سامان آرائش خریدنا۔ گھر میں ٹیلیفون لگوانا بے ضرورت بازار سے چیزیں خریدنا۔ اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جن کو فالتو اخراجات کہا جا سکتا ہے، اور جن کو بہرحال اپنے بس میں لایا جا سکتا ہے۔ ایک بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ وہ شخص جو اپنی آمدنی کی حد میں رہ کر خرچ کرتا ہے وہ اپنی زندگی میں کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ اور جو شخص اپنی آمدنی کی حد سے نکل جاتا ہے اسے ہمیشہ اقتصادی پریشانیوں میں مبتلا رہنا پڑے گا اور ہمارے معاشرے میں ایسے امکانات موجود ہیں کہ دو روپے روزانہ آمدنی والا شخص بھی کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے اگرچہ اسے بعض اوقات دشواریاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن یہاں غریب اور امیر کا سوال نہیں بلکہ سوال صرف یہ ہے کہ آمدنی زیادہ ہو یا کم اپنی آمدنی سے تجاوز کرنا ہمیشہ باعث مصیبت ہوتا ہے ایک گھرانہ ایک چھوٹے پیمانے پر ایک حکومت کے مترادف ہے جہاں بجٹ بھی بنتے ہیں اور فلاح و بہبود کے تمام منصوبوں پر بھی عمل ہوتا ہے۔ ان چھوٹے گھرانوں کے مجموعے سے ایک بڑی سلطنت کا ظہور ہوتا ہے۔ اور اگر ہر گھرانہ اپنی اپنی جگہ پر مضبوط اور مستحکم نہ ہو تو سلطنت اور حکومت کی بنیادیں کبھی مضبوط نہیں ہو سکتیں لوگوں کی اقتصادی پریشانی سے حکومتوں کو عروج اور زوال کی منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

اگر عوام مطمئن اور خوشحال ہیں تو حکومت بھی مطمئن اور خوش ہے اور اپنی حکومت کو زیادہ سے زیادہ توانائی اور اپنی چھوٹی سی سلطنت کو پائندہ بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر گھرانے میں صرف اس اصول پر عمل کیا جائے کہ کوئی شخص اپنی آمدنی سے بڑھ کر خرچ نہیں کرے گا۔ بھڑکیلی۔ نمائشی اور متکبرانہ زندگی کو بالکل نظر انداز کر کے سادہ زندگی کو ترجیح دے گا۔

تو یقیناً ہمارا معاشرہ ایک نئی کروٹ لے کر ابھرے گا اور خود اعتمادی کی فضا میں سانس لے گا۔

اور اس کے ساتھ ہی رشوت، بددیانتی اور بدعنوانی کا دور بھی ختم ہوگا کیونکہ جو لوگ اپنی آمدنی سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں۔ وہ عام طور پر ناجائز ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سارے معاشرے کا جائزہ لیتے ہوئے تو بعض اوقات یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہماری تمام برائیوں کی جڑ ہی یہ بات ہے کہ :۔

ہم اپنی آمدنی سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں اور سادہ زندگی کو اپنی زندگی کا مطمح نظر نہیں بناتے۔

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں۔ بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔"

"اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کیلئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا........ ایک مریض کی خواہش خواہ کسقدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے۔ جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے۔ تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کر سکے۔ اور اگر اس کا موقع نہ آئے تو بھی خدا تعالےٰ سے کہہ سکو کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اس دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا۔"

(ارشاد حضرت فضل عمر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسیرانِ راہ مولیٰ

یہ کشتگانِ جفا جورِ ناروا کے اسیر
دیارِ عشق و وفا میں محبتوں کے سفیر

خدا سے سلسلۂ ربط لازوال ان کا
غموں میں حوصلۂ ضبط بے مثال ان کا

نظر میں منزلِ جاناں دلوں میں ذوقِ وصال
شبانِ غم میں بھی شاداں ہیں بے نیازِ مآل

نظر جمائے ورائے حدِ وجود و عدم
وفا کا تھامے علَم ہر قدم ثباتِ قدم

وہ میرے خاک نشیں، ساکنانِ عرشِ بریں
امینِ نورِ یقیں، کال کوٹھڑی کے مکیں

یہ نونہال رہے زینتِ چمن برسوں
انہیں چمن کی ہواؤ! مرا سلام کہو

یہ لوگ آج بھی ہیں رونقِ وطن، ان کو
مرے وطن کی فضاؤ! مرا سلام کہو

ہیں وقف ان کے لئے ان گنت دعائیں، انہیں
حزیں دلوں کی دعاؤ! مرا سلام کہو

—— عبدالمنان ناہیدؔ

جب دعائے سلامتی پہ ظفرؔ
جبر والوں کو اشتعال آئے
وقت کا قدرتی تقاضا ہے
صبر والوں کو ابتہال آئے

—— راجہ نذیر احمد ظفرؔ

صرف ایک دن

الفضل کی توسیع اشاعت ایک نیک کام ہے اور مہینہ میں صرف ایک دن ضرور اس نیک کام کیلئے مقرر فرماویں
(مینیجر)

○

قرائنِ حیات

تم ہو خوشبو تو ہواؤں میں بکھرنا سیکھو
حق کی آواز ہو تم دل میں اترنا سیکھو

چاہتے ہو کہ ملیں گوہرِ نایاب تمہیں۔
ڈوب کر سطحِ سمندر پہ اُبھرنا سیکھو

○

سعی

سعیٔ پیہم ہے منزلوں کی کلید
عظمتوں کامرانیوں کی نوید
سعی سے جو نہیں ہیں گھبراتے
روز ان کے لئے ہے روزِ سعید

—— نادر قریشی

کہیں بھی رہ درو دیوار جگمگا کے رکھ
اگر چراغ ہے چھوٹا تو لَو بڑھا کے رکھ
ہماری جنگ اندھیروں سے ہے ہوا سے نہیں
دیا جلا کے نہ یوں سامنے ہوا کے رکھ
ہماری ذات کے اندر بھی ایک دُنیا ہے
وہاں بھی جشن منار و نقیں لگا کے رکھ
خود اپنے آپ سے کٹ کر نہ زندگی کرنا
جو تجھ میں رہتا ہے اس شخص سے بنا کے رکھ
بسر نہ کر سبھی عمریں ہجومِ دنیا میں
کچھ اپنے واسطے بھی زندگی بچا کے رکھ
جہاں گذارتے ہیں اصل زندگی ہم لوگ
وہ خواب گھر ہیں ہمارے انہیں سجا کے رکھ

یہ پھول سارے چمن کی بہار ہے اکبرؔ
ہوائے شورِ خزاں سے اِسے بچا کے رکھ

—— اکبر حمیدی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کیپٹن ڈاکٹر سعید احمد صاحب (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) گیمبیا (مغربی افریقہ) کے پہلے احمدی واقف زندگی ڈاکٹر

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب
سابق انچارج احمدیہ مشن گیمبیا

اخویم مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ۱۹۱۱ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین کشمیر سے ہجرت کر کے لاہور میں آ بسے تھے مکرم ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی نصیر احمد تھے۔ ابھی آپ پرائمری کلاسوں میں پڑھتے تھے کہ آپ کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔ آپ کے والد صاحب نے دوسری شادی کر لی اور یہ دونوں بھائی کھیل کود میں مصروف ہو گئے اور تعلیم کا سلسلہ منقطع ہونے لگا۔ آپ کے والد صاحب کے ایک احمدی دوست تھے، جن کا بے تکلف اٹھنا بیٹھنا ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے آپ کے والد صاحب کو مشورہ دیا کہ قادیان میں ایک بہت اچھا ہائی سکول ہے اور اس کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس بھی ہے۔ یہاں طالب علموں کی تربیت بھی عمدہ کی جاتی ہے اس لئے آپ اپنے ان دونوں بچوں سعید احمد اور نصیر احمد کو وہاں داخل کروا دیں ان کی تعلیم بھی اچھی ہو جائے گی اور تربیت بھی اور آپ کی پریشانی بھی دور ہو جائیگی ان کے والد صاحب نے اپنی نہایت ہی محدود آمدنی کے باوجود ان کے مشورہ پر عمل کیا۔ اور اپنے ان دونوں بیٹوں کو قادیان میں بھیج دیا۔ دونوں بھائیوں نے میٹرک کا امتحان قادیان سے ہی پاس کیا۔ اثنائے اقامت قادیان میں مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کا راہ و رسم حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب سے اور مکرم نصیر احمد صاحب کے تعلقات مودت و اخوت مکرم صاحبزادہ میرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب سے قائم ہو گئے۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کو تو کھیل کے میدان سے دلچسپی نہیں ہوئی۔ مگر آپ کے چھوٹے بھائی نصیر احمد صاحب ہاکی کے اچھے نوجوان مشہور کھلاڑی تھے۔

اخویم مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے قادیان سے میٹرک پاس کرنے کے بعد ڈاکٹری لائن کو ترجیح دی اور ڈاکٹر بن گئے۔ جنگ عظیم دوم میں مشرق اوسط میں آپ کو ہندوستانی فوجیوں کی خدمات کا موقعہ ملا اور جنگ کے بعد پنجاب کے مختلف شہروں میں طویل عرصہ تک خدمات کی توفیق ملی اور آپ کوئٹہ سے اپنی پنشن کی عمر کو پہنچ کر ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران ملازمت آپ نے ربوہ میں اپنا مکان بھی بنوایا تھا، جس کی دیکھ بھال مشکل ہونے کی وجہ سے آپ نے اسے فروخت کر دیا۔

ریٹائرڈ ہونے پر آپ نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دی اور قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے آپ کے وقف کو قبول فرما لیا اور آپ کو گیمبیا (مغربی افریقہ) میں جا کر خدمت خلق کا ارشاد فرمایا۔ آپ حضور کے اس ارشاد پر احمدیہ مشن گیمبیا (باتھرسٹ) میں ماہ جون ۱۹۶۸ء میں پہنچ گئے۔ خاکسار بھی ان دنوں گیمبیا میں متعین تھا۔ ہم نے وہاں آپ کا بڑی خوشی سے استقبال کیا۔ ان ایام میں الحاج سر سنگھاٹے صاحب گیمبیا کے گورنر جنرل تھے اور حضور نے آپ کو یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ آپ میری طرف سے ان کی طبی خدمت بھی بجا لائیں۔

جب مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب گیمبیا میں وارد ہوئے اس وقت گیمبیا کے دارالسلطنت (باتھرسٹ) میں گورنمنٹ کا اعلیٰ درجہ کا ایک ہی ہسپتال (رائل وکٹوریہ ہسپتال) تھا اور ایک ڈسپنسری باتھرسٹ سے بیس بائیس میل دور بریکاما (ڈاکٹر سر داؤد جوارا حال پریذیڈنٹ جمہوریہ گیمبیا کا گاؤں) میں موجود تھے اور ایک دو جگہ اور معمولی ڈسپنسر کام کرتے تھے۔ گیمبیا کے سب سے بڑے قصبہ سالکینی میں بھی کوئی طبی خدمت وغیرہ کا انتظام نہ تھا۔ سارے گیمبیا میں انگریزی دواؤں کی فروخت کے لئے صرف ایک ہی دکان (فارمیسی) باتھرسٹ میں تھی، جو زیادہ بڑی نہ تھی لیکن عام ضروری ادویہ وہاں سے مل سکتی تھیں۔

اخویم مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب تبدیلیٔ آب و ہوا اور براعظم کی وجہ سے گیمبیا میں پہنچنے کے دو تین دن بعد بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو گیا۔ میں نے چاہا کہ حضرت صاحب اور ڈاکٹر صاحب کے اہل و عیال کو اطلاع دوں اور دعا کے لئے لکھدوں مگر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ میری علالت کی خبر سے حضور اور میرے اہل خانہ کو بھی تکلیف ہو گی۔ اس لئے نہ میں لکھوں گا نہ آپ لکھیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو خود ہی شفا دیدے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ڈاکٹر صاحب رو بصحت ہونے لگے اور ایک ماہ کے بعد چلنے پھرنے کے قابل ہو گئے۔

احمدیہ میڈیکل سنٹر قاعور

میڈیکل سنٹر کا قیام حکومت گیمبیا کے مشورہ اور منظوری پر منحصر تھا اور یہ کام سرکاری طور پر وزارت صحت کے سپرد تھا۔ آپ کے متعلق یہ قرار پایا کہ آپ باتھرسٹ سے ڈیڑھ دو سو میل دور قاعور (KAUR) میں احمدیہ میڈیکل سنٹر قائم کریں (قاعور دریائے گیمبیا کے شمالی کنارہ پر واقع ہے، جہاں اس وقت کچی سڑک جاتی تھی۔ اور دریا کا ایک پتن تھا اور عام افریقن طرز پر جھونپڑیوں کا گاؤں تھا) چنانچہ خاکسار مع تین چار معزز احمدی برادران جماعت احمدیہ گیمبیا اور ایک مخلص احمدی مترجم و ڈسپنسر (صالح سار) (SALIH SAAR) نیک دعاؤں کے ساتھ آپ کو نومبر ۱۹۶۸ء میں وہاں بسا آئے۔

ایک بڑا سا جھونپڑا کرایہ پر لیا۔ اس کے تین حصے تھے۔ ایک جھونپڑے میں مکرم ڈاکٹر صاحب کے بیٹھنے اور مریضوں کے دیکھنے کے لئے انتظام، ایک میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی رہائش اور ایک میں آپ کا ضروری سامان! اللہ تعالیٰ نے اس مقام کو برکت دے دی اور یہ جھونپڑوں میں واقع

احمدیہ میڈیکل سنٹر

مرجع مریضاں بن گیا اور آمدہ دو تین سال میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو توفیق عطا فرمادی کہ وہاں ایک وسیع اور کشادہ قطعہ زمین حاصل کر کے ایک اعلیٰ درجہ کا پختہ ماڈرن احمدیہ میڈیکل سنٹر مع رہائش گاہ عملہ تعمیر کرے۔ اس کے لئے دروازے کھڑکیاں۔ فرنیچر، طبی آلات اور ادویہ وغیرہ انگلستان سے باتھرسٹ منگوائے گئے۔ اور باتھرسٹ سے بذریعہ دخانی جہاز قاعور منتقل کئے گئے (کیونکہ یہ اشیاء ان ملکوں میں تیار نہیں ہوتیں) اس کے لئے روپیہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے بھیجا۔ مرکز نے ادویہ وغیرہ کے لئے پانچ سو پاؤنڈ عنایت فرمائے تھے

اخویم مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی طبیعت میں انکساری و فروتنی، للّٰہی محبت، خوش خلقی اور شفقت و تحمل و بردباری اور خود تکلیف برداشت کر کے دوسروں کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنا، آپ سے ہر ملنے والے کو نظر آتا تھا۔ اس لئے آپ ہر دلعزیز تھے آپ سے ملنے والا ہر ایک شخص مریض ہو یا تندرست آپ کی خوش خلقی سے حصہ پاتا اور حظ اٹھاتا تھا

جب اپریل و مئی ۱۹۷۰ء میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنے دورہ مغربی افریقہ میں گیمبیا کو بھی اپنے وجود باجود سے برکت بخشی، تو آپ پر اللہ تعالیٰ نے

"نصرت جہاں سکیم"

کا انکشاف فرمایا اور فرمایا کہ ان ملکوں میں فوری طور پر ایک لاکھ پاؤنڈ خرچ کر کے سکینڈری سکول اور میڈیکل سنٹر کھولیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے گیمبیا میں متعدد احمدیہ سیکنڈری سکول اور احمدیہ میڈیکل سنٹرز قائم کرنے کا راستہ کھول دیا اور نہ صرف گیمبیا میں ہی بلکہ مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک نے بھی ان دونوں نعمتوں سے حصہ وافر پایا۔

اخویم مکرم ڈاکٹر صاحب نے جون ۱۹۶۸ء سے مئی ۱۹۸۱ء تک، بہ استثناء ایام رخصت جب آپ کو اپنے اہل و عیال کے حقوق ادا کرنے کے لئے پاکستان میں آنے کی اجازت ملتی تھی، نہایت تن دہی اور اخلاص سے کام کیا اور نیک نامی سے وافر حصہ پایا کسی نے سچ کہا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۱۹۸۱ء کے بعد آپ کی صحت عمر طبعی کی وجہ سے دن بدن کمزور ہونے لگی، مگر عنایت الٰہی سے آپ نے اپنے سب کام، بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت اور بیاہ شادیاں اور شرکا سے حساب و کتاب کر لئے اور بتاریخ چوبیس دسمبر ۱۹۸۸ء لاہور میں اپنی جان اپنے جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اور اپنی وصیت کے مطابق بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۸ء بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ مدفون ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں مکرم مولوی دوست محمد شاہد صاحب مؤلف تاریخ احمدیت نے قابل یادر یمارکس کے بعد پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں آخری دعا کروانے کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو عطا فرما دیا۔

اخویم مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عطاء محمد صاحب

میرے والد صاحب حضرت مولوی عطا محمد صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۸۹ کو ۹۴ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ حضرت والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لمبی زندگی عطا فرمائی اور اسطرح حضرت بانی سلسلہ کا صحبت یافتہ ایک مبارک وجود ہمارے درمیان عرصہ تک موجود رہا۔ اور ہم سب ان کی دعاؤں سے وافر حصہ پاتے رہے۔

اباجی کو حضرت فضل عمر کی ذات گرامی سے عشق تھا۔ اور حضور نے بھی کمال شفقت سے اباجی کو خدمت کا موقع دیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب ایک بار بچپن میں حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں قادیان میں حاضر ہوا تو پھر اس کے بعد مرکز سے باہر جانے کا خیال ہی نہیں آیا۔ اباجی ہمیشہ اللہ پر توکل فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے سارے کام پورے کر دیا کرتا تھا۔ دعاؤں پر بے حد بھروسہ کرتے، بہت قانع تھے کیسے ہی حالات ہو جاتے مایوسی ان کے پاس سے نہ گزرتی تھی۔ ہمیں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ ان کی دعاؤں کے نتیجے میں کئی بار ہم پر معجزانہ رنگ میں اللہ کی رحمت نازل ہوئی۔ اب ہمیں اس کمی کا احساس بار بار ستاتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے ان کی دعاؤں کو ہمارے حق میں شرف قبولیت عطا فرماتا رہے ان کی ساری اولاد اور عزیزوں کو متقی اور خادم احمدیت بنائے اور ہر آن ہمارا حافظ و ناصر رہے۔

خاکسار ان تمام عزیزوں دوستوں کا ممنون ہے جنہوں نے والد صاحب کی لمبی علالت کے دوران ان کا خیال رکھا۔ میں خود تو دوری کے سبب اس خدمت سے محروم رہا۔ اس تکلیف میں اباجی کے ذاتی ملازم سید خورشید احمد صاحب خاص دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے والد صاحب کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ اس کے علاوہ محترم ڈاکٹر صاحبان کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے سالہا سال تک اباجی کی طبی ضروریات کا خیال رکھا ان میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب، محترم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب، مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان ابن مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر امتہ الحمید صاحبہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے احسن سے نوازے۔

اور آخر میں خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ کے افراد کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ میرا قلم ساتھ نہیں دیتا کہ کس طرح ان کا شکریہ ادا کروں اور کسطرح اپنے جذبات کا اظہار کروں۔ ایک رفیق بانیٔ سلسلہ سے جتنی بے ساختہ محبت اور توجہ کا اظہار کیا وہ ہر لحاظ سے مثالی تھی۔ خاص طور پر حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ جنہوں نے اباجی کا بے حد خیال رکھا اور وفات پر خود تشریف لاکر ہماری دلجوئی کی۔ محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ بھی بمعہ بچوں کے آئیں اور اپنے بچوں کو سمجھایا کہ بانیٔ سلسلہ کے رفقاء کا یہ مقام ہے اب وہ فوت ہو گئے ہیں یہ وجود پھر دیکھنے کو نہیں ملے گا۔ آج تم ان کو بوسہ دے لو۔

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب بڑی باقاعدگی سے اباجی کو دوا اور غذا کا خیال رکھتے رہے خود بھی بہت خدمت کی اور خدمت کرنے والوں کا حوصلہ بھی بڑھاتے رہے۔

آخر میں جملہ افراد خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اباجی کی ساری اولاد کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک صالح اور خادم احمدیت بنائے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

(خلیل احمد۔ ٹورانٹو کینیڈا)

یہ دفتر (دفتر اوّل) ہمیشہ ہمیش کیلئے زندہ ہو جائے

(ارشاد امام جماعت احمدیہ)

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر اوّل کے وفات یافتہ مجاہدین کے کھاتوں کے احیاء کے ضمن میں جو ہدایات فرمائی ہیں ان میں سے ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ جماعتوں میں معمر دوستوں پر مشتمل کمیٹیاں بنائی جائیں جو کرید کرید کر وفات یافتہ مجاہدین کے وارثوں کے پتہ جات معلوم کریں۔

امید ہے ہر جماعت میں اس ہدایت پر باحسن طریق عمل ہو رہا ہوگا۔ ورثاء کے پتہ جات معلوم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ معلومات دفتر ہذا کو بھجوائی جاتی رہیں۔ تاکہ ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی اس مبارک تحریک کو جلد از جلد تکمیل تک پہنچائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

بچوں کا کالم

نونہالان جماعت

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور بہت بڑے بڑے اور اچھے کام کرنے کی توفیق دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آپ کہتے ہوں گے کہ ایک ہی دفعہ بچوں کا کالم شائع کر کے ہم خاموش ہو گئے۔ اس سلسلے میں آج ہم آپ کو ایک بات بتانی چاہتے ہیں اس کالم کا نام ہے "بچوں کا کالم"۔ بعض دوست سمجھتے ہیں اور بعض نہیں بھی۔ کیونکہ ہمیں اس سلسلہ میں بعض بچوں کی ماؤں کے خط ملے ہیں کہ یہ کالم صرف ہمارے ہی لکھنے کا کالم ہے۔ یعنی ہم لوگ الفضل والے بچوں کے متعلق لکھا کریں گے۔ ایک حد تک تو یہ بات درست ہے لیکن "بچوں کا کالم" کا یہ بھی مطلب ہے کہ بچے بھی اس کالم کے لئے لکھا کریں گے۔ وہ ہمیں اچھی اچھی باتیں لکھ کر بھیجیں گے۔ اپنی پڑھائی اور اپنی کھیل کے اچھے اچھے واقعات۔ وہ کیا پڑھتے ہیں۔ کیا کھیلتے ہیں ان کے ساتھی کون ہیں۔ ان کے خیال میں اچھا ساتھی کیا ہوتا ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں کو اور اچھا بنانے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ ان کے گاؤں قصبہ اور شہر کی کیا حالت ہے سکول کیسا چل رہا ہے۔ اچھے اساتذہ کس طرح پڑھاتے ہیں۔ وہ خود اچھے نمبر لینے کے لئے کیا کرتے ہیں۔ امی ابو سے پڑھتے ہیں بہن بھائیوں سے پڑھتے ہیں۔ ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر پڑھتے ہیں یا خود ہی اکیلے پڑھنے کے عادی ہیں۔ کھیلوں کے متعلق بھی لکھیں کہ انہیں کونسی کھیل زیادہ پسند ہے اور کیوں۔ پڑھائی اور کھیل کے علاوہ وہ کیا کرتے ہیں۔ نظمیں پڑھتے ہیں ٹکٹیں جمع کرتے ہیں۔ تصویریں بناتے ہیں یا ایسی ہی کوئی اور بات۔

کیا انہیں کہانیاں یاد ہیں۔ اور وہ اپنے چھوٹوں کو کہانیاں سناتے ہیں۔ کہانی یاد رکھنا اور سنانا بھی ایک فن ہے۔ بھئی ہمیں تو کہانیاں یاد نہیں ہیں۔ البتہ ہم ایسا کر سکتے ہیں کہ کسی ایک چھوٹی سی کہانی کو کھینچ کر لمبی کرتے چلے جائیں۔ ایک دفعہ ہم نے "کوے اور چڑیا" کی کہانی سنانی شروع کی تو عام طور پر تو کھچڑی پک جائے اور کھا لینے کے بعد یہ کہانی ختم ہو جاتی ہے نا۔ لیکن ہم کوے کو (کہانی میں) اسٹیشن پہ لے گئے۔ گاڑی میں بٹھا دیا۔ (یہ بھی کہانی میں کیونکہ ویسے کسی جانور کو گاڑی میں لے کر جائیں تو اسکی ٹکٹ لینی پڑتی ہے) اور اسے لاہور پہنچا دیا اور چڑیا کو بھی وہیں پہنچا دیا اور انہیں ایک گھر کی دیوار پہ بٹھا کر کہانی کو لمبا کرنا شروع کر دیا۔ آپ بھی ایسا کر کے دیکھیں

. . . .

اچھا اب ایک اور بات۔ آپ سلسلہ کا یعنی جماعت (احمدیہ) کا کیا کام کرتے ہیں۔ دوسرے بچوں کو نماز کے لئے جگاتے ہیں۔ اجلاسوں پر ساتھ لے کے جاتے ہیں۔ اجلاس میں بیٹھنے کی نصیحت کرتے ہیں جو بچے اجلاس سے بھاگتے ہیں کیا آپ ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ اجلاس میں حاضری بہت ضروری ہے اور مفید بھی۔ وہیں سے تو آپ دینی علم حاصل کرتے ہیں۔

بات لمبی ہو گئی لگتی ہے۔ اب ہم آپ کے خط کا انتظار کریں گے۔ یا کہانی کا۔

اچھا چلتے چلتے آپ کو عربی کے ایک دو لفظ بھی یاد کروا دیں۔ اگر آپ یہ لفظ یاد کرتے رہے تو آپ کو کافی تعداد میں عربی الفاظ یاد ہو جائیں گے۔ ہے نا اچھی بات؟ کسی نے ہم سے کہا کہ "ہے نا اچھی بات" نہ کہا کریں۔ لیکن اس کے بغیر ہمیں مزا ہی نہیں آتا۔ یہ تو بات کرنے کا ایک ڈھنگ ہے۔ اور انہیں الفاظ کے جواب میں سننے والا ہنگورہ دیتا ہے۔ آپ جانتے ہیں ہنگورہ کیا ہوتا ہے ہم بتائیں نہیں! آپ اپنی امی جان سے پوچھیں عربی الفاظ۔

گھر	بَيْتٌ
دروازہ	بَابٌ
کھڑکی	شُبَّاكٌ
روشندان	مِهْوَاةٌ
چٹخنی، کنڈی	مِزْلَاجٌ، زِلَاجٌ
روٹی	خُبْزَةٌ - رَغِيفٌ
پانی	مَآءٌ

ایک خوشکن خبر

مکرم طاہر محمود صاحب دارالرحمت غربی تحریر کرتے ہیں کہ ان کا پوتا عزیز علیم احمد طاہر ابن ڈاکٹر نعیم احمد طاہر مقیم جرمنی نے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار سال پانچ ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا ہے۔ عزیزم علیم احمد طاہر مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ تعلیم الاسلام سکول کے پڑپوتے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی درازیٔ عمر اور دینی و دنیاوی علوم میں مزید ترقی کی دعا کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بچوں کی ابتدائی تربیت اور اس کے اثرات

بچے قوم و مستقبل کا ایک عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔ انہیں بچپن میں جیسا ماحول میسّر ہوگا ان کا مزاج بھی اسی ماحول کا عکاس ہوگا۔ بچہ موم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسے ہم جس سانچے میں چاہیں بآسانی ڈھال سکتے ہیں۔ اگر ہم بچے کی تربیت دانشمندانہ طریق پر کریں تو وہ اعلیٰ کردار اور اچھے ذہن کا مالک ہوگا۔ لیکن اگر ہم اس کی تربیت پر لاپرواہی برتیں گے اور تساہل سے کام لیں گے تو لازماً بڑا ہو کر وہ آوارہ مزاج لاپرواہ اور کند ذہن و متزلزل قوت ارادی کا حامل ہوگا۔

یہ ایک امر مسلم ہے کہ تاریخ کے ہر دور نے بچے کی تربیت کی اہمیت کو تسلیم اور اس کی غلط راہبری کو شدت سے محسوس کیا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر بچے کی ابتدائی تربیت پر غور نہ کیا جائے تو وہ جوان ہو کر ایسے غیر اخلاقی کام سرانجام دیتا ہے جو نہ صرف اس کے والدین کے لئے تباہی کا موجب بنتے ہیں بلکہ قوم و ملک کے لئے بھی ضرر رساں ثابت ہوتے ہیں۔

بچے کی غیر دانشمندانہ تربیت کا انحصار والدین پر ہوتا ہے۔ اسی طرح عملی زندگی میں بچہ اپنی ناکامی کا واحد ذمہ دار نہ ہوگا بلکہ ان کے والدین بھی اس کی ناکامی میں حصہ دار ہوں گے۔ کیونکہ اس کی تربیت کے فرائض ان پر ہی عائد ہوتے ہیں۔

بچے کے کردار کی تشکیل کا انحصار اس کے ارد گرد کے ماحول پر منحصر ہے اس لئے اس کے گھر یا سکول کا ماحول اور طور طریق اس کے معاشرتی معیار یا خاندانی روایات کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتا ہے جس طرح اسفنج پانی کو جذب کر لیتا ہے اسی طرح بچہ اپنے گردوپیش کے ماحول کو قبول کر لیتا ہے بچے کی ابتدائی تربیت کے وقت والدین کو چاہیئے کہ اپنے خانگی جھگڑوں کو بچوں کی تربیت میں دخل انداز نہ ہونے دیں بچہ پر کسی قسم کا خوف مسلط نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ہزاروں بچے اس طرح ذہنی اور روحانی کم مائیگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ محض اس لئے نکمے رہ جاتے ہیں کہ ان پر حد درجہ ظلم و تشدد کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر حقیقت کی عینک سے دیکھا جائے۔ تو یہ عمل غلط ہے کیونکہ اس کا جو ردِ عمل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بچہ ہمیشہ کے لئے ایک باغی بن جاتا ہے۔

بچوں کو زیادہ خلوص۔ محبت و نرمی سے ابتدائی تعلیم و تربیت دینی چاہیئے۔ اکثر بچوں کو فرضی قصے سنا کر ڈرایا جاتا ہے۔ اس عمل سے بچے کے دماغ پر خاصا غلط اثر پڑتا ہے۔ آج کے ارتقائی دور میں ہمیں اپنے بچوں کو اپنی درخشاں اور تاباں تاریخ کے سچے واقعات سنانے چاہئیں تاکہ ان میں بھی بڑا ہو کر بڑے انسان بننے کا جذبہ پیدا ہو نہ کہ وہ محض خیالی ہوّے سے ڈرنے والے مٹی کے مادھو بن جائیں۔ اس کے علاوہ ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کی حتی الوسع سعی کرنی چاہیئے اسے خود اعتمادی اور خدا کی ذات پر بھروسہ کی تعلیم دینی چاہیئے۔

یہ حقیقت ہے کہ بچہ ابتداء میں غلطیاں بھی کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ بچے کی غلطی کو گناہِ کبیرہ یا ناقابلِ معافی جرم سمجھا جائے بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ بچے کے سمجھنے میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو سمجھ لیں یہ کوئی ٹھیک فعل نہیں اور آپ کے ایسے اقدام سے اس کا مستقبل درخشاں نہ ہوگا۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ بچوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اور انہیں زندگی کے تقاضوں سے روشناس کرائیں اسی طرح بچے پر ہر وقت کی تنقید بھی اچھی نہیں کیونکہ جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھے گا۔ تو ہر قدم پر احساس کمتری میں مبتلا رہے گا۔

ایسے بچے جن کی تربیت حد درجہ لاڈ پیار سے کی جاتی ہے۔ وہ بڑے ہو کر معاشرے کے عام انسان کی حیثیت سے ناموزوں ثابت ہوتے ہیں۔ چاہے ایسے بچے ماں باپ کی نظر میں مجموعہ صفات اور اوصاف حمیدہ کا مکمل نمونہ ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ بے جا لاڈ پیار سے بگڑ کر معاشرے کے لئے مفید شہری نہیں بن سکتے۔ کیونکہ انہوں نے ابتداء ہی میں ایسی تربیت حاصل کی ہے کہ وہ کسی طرح بھی اپنے قوم و ملک اور معاشرے کے لئے موزوں اور اطمینان بخش ثابت نہیں ہوتے۔

بچہ جب کمسنی سے گزر کر بلوغت کے زینہ کو طے کرتا ہوا حقائق کی دنیا میں داخل ہوتا ہے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ وہی لوگ جو کل تک اُس کے مطیع تھے آج اس کے ساتھ محبت و اخلاق سے کیوں پیش نہیں آتے۔ اور اب ان کا رویہ کیوں تبدیل ہوگیا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت آتا ہے۔ جب کہ اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے گردوپیش اور معاشرے میں تحقیر کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ احساس اس کے انتقامی جذبہ کا اعلان ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کے فوراً ہی بعد میں اُس کے ذہن میں اپنے ماحول سے بغاوت کا خیال جنم لیتا ہے جب وہ یہ احساس شدت سے محسوس کرتا ہے۔ تو وہ زندگی میں ناکامیوں سے دوچار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس ناکامی کے زخموں کو بھولنے کی خاطر اس کے قدم اُسے اس مقام کی طرف لے جاتے ہیں جو تنزل کی طرف جاتا ہے۔ اور پھر جب وہ اس قعر عمیق میں گرتا ہے تو پھر ذلت اور رسوائی کی چادر اسے مکمل طور پر ڈھانپ لیتی ہے۔ بچپن میں تربیت کے دوران بچے کے ساتھ زیادہ لاڈ پیار اسے خراب کر دیتا ہے۔ اس وقت بچہ کی ابتدائی عادتوں کو ہم اس لئے نظر انداز کر دیتے ہیں کہ وہ یہ باتیں محض معصومانہ اور طفلانہ انداز سے کرتا ہے۔ لیکن یہی باتیں آگے چل کر اس کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتی ہیں۔ اور وہ معاشرے کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ بن جاتا ہے۔

والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو ایسے ماحول اور ایسی سوسائٹی سے ہر ممکن طور پر محفوظ رکھیں۔

مخرب اخلاق ماحول، گلی کوچوں میں کھیلنے کی بجائے ایسے علمی مشاغل کی ترغیب دیں۔ جس سے نہ صرف وہ علم ہی حاصل کریں بلکہ تجسس اور پختہ قوت ارادی کا مادہ بھی بدرجہ اتم پیدا ہو۔

والدین کا فرض ہے کہ وہ بچے کی ابتدائی تعلیم و تربیت نہایت دانشمندانہ طریق پر کریں اور اپنے بچوں کو خود اعتمادی اور خودداری کا سبق دیں تاکہ ابتداء میں بچہ کی اچھی تربیت ان کے تاباں مستقبل کی ضامن ہو۔ اور اس طرح وہ اپنے اور اپنی قوم و ملک کے لئے سود مند ثابت ہوں۔

بقیہ: کیپٹن ڈاکٹر سعید احمد صاحب

ٹھی محبت مجھے کبھی نہیں بھول سکیگی۔ یہ انہی کی للّٰہی محبت کا کرشمہ تھا کہ ان کی ایک عزیزہ بیٹی کی شادی خاکسار کے بڑے فرزند عزیز عبدالرشید شریف سے ہوئی اور میری ایک عزیزہ بیٹی کی شادی ان کے بڑے فرزند عزیز خالد سعید احمد سے ہوئی۔

بوقت وفات آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کے علاوہ تین فرزند۔ خالد سعید احمد، انور سعید احمد، سفیر سعید احمد، چھ بیٹیاں اور چھ داماد اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنے پیچھے چھوڑے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور انکی عمروں میں برکت دے اور سعادت دارین حاصل کرنے کی توفیق بخشے اور اپنے بزرگ والد کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے!۔

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

لطف او ترکِ طالباں نہ کند
کس بکارش زیاں نہ کند

درخواستِ دعا

خاکسار نے ایل ایل بی کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس دفعہ نمایاں کامیابی سے نوازے۔

(ملک ظفر اللہ (واپڈا) اصغر مال راولپنڈی)

٭ خاکسار کے ماموں مکرم پیر حمید عالم سجاد صاحب آف گولیکی اپنی سروس کی بحالی کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کے دور ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(منور احمد تنویر۔ ربوہ)

القیصر نفیس زری ٹیلرز
احمدیہ مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ
٠۔ برقعہ ٠۔ سوٹ ٠۔ ساڑھیاں ٠۔ دوپٹے
٠۔ غرارہ سیٹ ٠۔ میکسی ٠۔ سلمہ ستارہ
٠۔ کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام آباد (برطانیہ) میں مجالس انصار اللہ کے پہلے یورپین اجتماع کا انعقاد

یورپ کی مجالس انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۲، ۱۳ نومبر ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ اتوار اسلام آباد (ٹلفورڈ) انگلینڈ میں منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ انگلستان ہوا جنہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر مقرر فرمایا تھا۔ تلاوت۔ انصار اللہ کا عہد دہرانے اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے لوائے انصار اللہ لہرایا اور ان ممالک کے جھنڈے لہرائے گئے جن میں انصار اللہ نے بتفصیل ذیل شرکت فرمائی۔

جرمنی دس۔ ڈنمارک چھ۔ ہالینڈ دو فرانس سپین۔ سویڈن اور ناروے سے ایک ایک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اجتماع کے جملہ انتظامات مرکزی اجتماعات کی طرز پر ہی کئے گئے تھے کرسیوں وغیرہ کا انتظام نہیں کیا گیا تھا۔

دوسرا اجلاس مکرم محمود ھکر ٹیکلڈ (انگریز احمدی بھائی) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم اسمٰعیل آڈو چیئرمین پین افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن نے "سیرت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ" پر۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی نے "نوجوانوں کی تربیت اور انصار کی ذمہ داری"۔ چوہدری رشید احمد صاحب مرکزی پریس سیکرٹری برطانیہ اور مکرم طاہر عارف صاحب نے اسیرانِ راہِ مولا کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے خاص دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ جس کے بعد مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔

تیسرا اجلاس زیر صدارت بشیر الدین احمد صاحب ساہی معتمد عمومی منعقد ہوا جس میں بہت سے احباب نے اپنا اپنا کلام سنایا۔ اور کھیلوں کے مختلف مقابلے ہوئے۔

شام کے کھانے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہِ شفقت تشریف لائے۔ اور خدام و غلامان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اس کھانے میں مکرم الحاج یعقوبو صاحب نے بھی شمولیت فرمائی اور کھانے سے پہلے انصار سے خطاب فرمایا اور احمدیہ جماعت کی مختلف شعبوں میں خدمات کی دل کھول کر داد دی۔

دوسرے دن کے اجلاس میں باہر سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان نے خطاب فرمایا جن میں مکرم شریف خالد صاحب (جرمنی) مکرم ہبۃ النور فرحان (ہالینڈ) مکرم محمد جمیل صاحب (ڈنمارک) مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب (ناروے) شامل ہیں۔

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے "مباہلہ تاریخ کی روشنی میں" مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے "ذکر حبیب بحوالہ تربیت اولاد" اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اختتامی اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور انصار، خدام، اطفال اور دوسرے شامل احباب سے خطاب فرمایا اور دعا کے بعد اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خبریں

• مسٹر کے ایس پی مینن پاکستان میں بھارت کے سفیر ہونگے۔ وہ ۱۵ر فروری کو اپنے عہدے کا چارج سنبھالیں گے۔

• باوثوق ذرائع کے مطابق مرکز اور صوبہ پنجاب میں موجود اختلافات کو کم کرنے کے لئے اعلیٰ سطحی رابطوں کے نتیجہ میں وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو اور وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف کے درمیان جلد ملاقات اگلے دو ہفتوں میں متوقع ہے۔

• امریکی کانگرس کے ایک اہم رکن سٹیفن سولارز نے کہا ہے کہ اسی سال امریکہ کے لئے پاکستان کے ایٹم بم نہ بنانے کے بارے میں سرٹیفکیٹ دینا مشکل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان اپنی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کروانے پر راضی ہو جائے تو اسے ری ایکٹر دے دیا جائے گا

• جاپان کے سابق شہنشاہ آنجہانی ہیرو ہیٹو کو گزشتہ روز مرنے کے بعد تیسرا اور آخری خطاب دیا گیا۔ یہ خطاب امن کا بادشاہ ہے۔ انہیں یہ اعزاز ان کے جانشین شہزادہ اکی ہیٹو نے دیئے ہیں۔

• ۲۵ ہزار مجاہدین کابل پہنچ گئے ہیں۔ کسی وقت بھی بڑا حملہ ہو سکتا ہے۔

• دلیپ وینگ سارکر کو ویسٹ انڈیز کا دورہ کرنے والی بھارتی ٹیم کا کپتان مقرر کر دیا گیا۔

* مصر نے بحیرۂ احمر کا ساحلی علاقہ اسرائیل سے واپس لے لیا جس پر اسرائیل نے ۱۹۶۷ء کی جنگ میں قبضہ کیا تھا۔ یہ علاقہ بین الاقوامی مصالحتی پینل کے ایک فیصلے کے تحت لیا گیا ہے۔

* افغان مجاہدین کی مجوزہ شوریٰ کیلئے انتخابات یکم فروری سے شروع ہوں گے اور ایک ہفتہ کے اندر مکمل ہو جائیں گے۔

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

امسال جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں ۳ر ۴ر ۵ر فروری بروز جمعہ ہفتہ اتوار جامعہ احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(مدیر الالعاب بالجامعۃ الاحمدیۃ)

اعلان گمشدگی سرٹیفکیٹ

ایک عدد سرٹیفکیٹ آٹھویں جماعت بنام خالدہ جبیں دختر عبدالماجد سانگھڑ ایجوکیشن سے جاری ہوا تھا جو کہ لفافہ میں بند تھا اور لفافہ پر کراچی کا ایڈریس تھا دارالضیافت سے یو بی ایل بنک جاتے ہوئے سائیکل سے کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملا ہو وہ برائے مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

(صغیر احمد خان ولد الطاف حسین خان
بالمقابل بیت الذکر سلام محلہ دارالیمن ربوہ)

ضرورت خادمہ

گھریلو کام کاج کے لئے ایک خادمہ کی ضرورت ہے ۳۰۰ روپے ماہانہ معاوضہ کے ساتھ رہائش کیلئے کوارٹر مفت دیا جائے گا۔

رابطہ — صاحبزادہ مرزا مجیب احمد
دارالعلوم غربی ربوہ

ضرورت کار ڈرائیور

ایک تجربہ کار کار ڈرائیور کی ضرورت ہے ریٹائرڈ فوجی حضرات کو ترجیح دی جاوے گی۔ خواہش مند صدر محلہ/امیر ضلع کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر رجوع کریں

احمد برادرز
پی۔ آئی۔ اے آفس گول بازار ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹریکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹریکس اقصیٰ چوک ربوہ

لیڈی ڈاکٹر کی سہولت

اب بفضلہ تعالیٰ کیور ریٹو کلینک ربوہ میں مستند لیڈی ڈاکٹر (D.H.M.S) کی سہولت بھی موجود ہے۔ اب کیور ریٹو سسٹم کے چار ماہر ہومیوپیتھ ڈاکٹر اس ادارہ میں کام کر رہے ہیں۔

• اوقات کار: صبح ۹ بجے تا ۱ بجے، شام ۳ تا ۶ بجے

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

چیف میڈیکل آفیسر کیور ریٹو کلینک - ربوہ
فون کلینک: ۶۰۶ آفس: ۷۷۱ رہائش: ۶۰۷